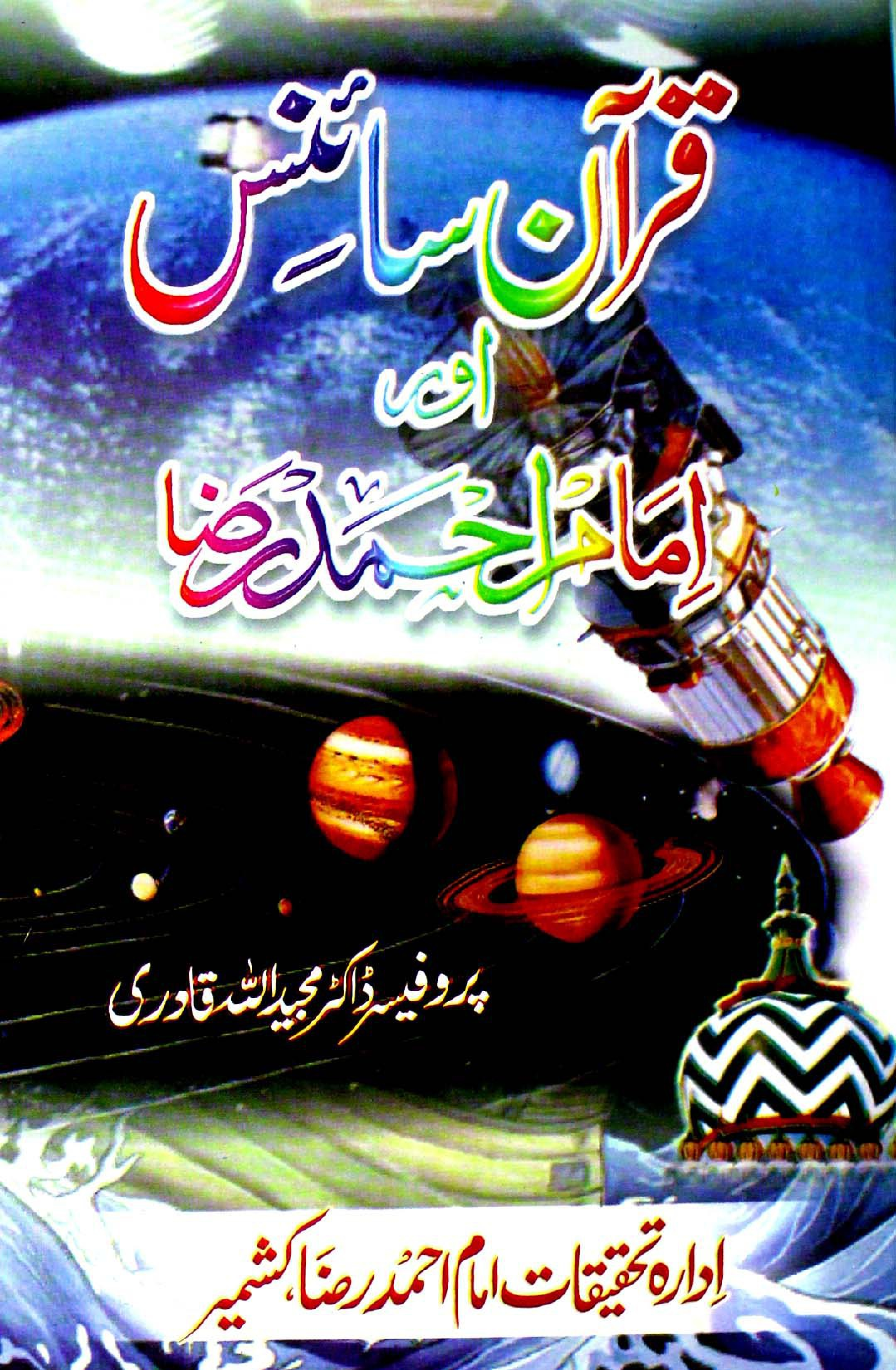

قرآن سائنس اور امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر

Marfat.com

Marfat.com

قرآن، سائنس

اور

اِمام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

گلشن رضا جانباز چوک، خانپورہ بارہمولہ-۱۹۳۱۰۱ کشمیر

Marfat.com

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرآن، سائنس اور امام احمد رضا

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

تقدیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی

اشاعت باراول تا بارسول۔۔۔۔۔۔۔۔۔المختار پبلی کیشنر کراچی

بار چہارم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

سن اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ہزار

ملنے کا پتہ

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

☆ گلشن رضا جانباز چوک خانپورہ بارہ مولہ ۱۹۳۱۰۱ کشمیر

Marfat.com

تقدیم

فاضل مصنف برادرم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے سرپرست محترم جناب شیخ حمید اللہ صاحب قادری حشمتی (المتوفی ۱۹۸۹ء) کے فرزند ارجمند ہیں اور اس ادارے کے جنرل سیکریٹری ہو کر گزشتہ دس سال سے ادارے کی خدمت کر رہے ہیں مولا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین!

پروفیسر مجید اللہ قادری، کراچی یونیورسٹی میں شعبہ ارضیات کے استاد ہیں وہ بڑے باحوصلہ جوان ہیں انہوں نے جب سے امام احمد رضا کی خدمت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کیا ہے اس وقت سے خود کو بنانا بھی شروع کر دیا ہے۔ تعمیر سیرت کے لئے خودنگری خودگری اور خودگیری کی منزلوں سے گزرنا ضروری ہے۔ پروفیسر مجید اللہ قادری نے ارضیات کے بعد اسلامک اسٹڈیز میں ایم، اے کیا اور خود کو پابند شرح بنایا، وہ ایک مسجد میں جمعہ کی خطابت بھی کرتے ہیں امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور اردو کے دوسرے معروف قرآنی تراجم سے تقابلی جائزہ پر فاضلانہ تحقیقی مقالہ پیش کرکے کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۹۳ء میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ وہ امام احمد رضا پر اردو زبان میں ڈاکٹریٹ کرنے والے پہلے پاکستانی فاضل ہیں۔

پروفیسر مجید اللہ قادری لکھتے رہتے ہیں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سالنامہ معارف رضا میں برابر مضامین لکھتے رہے ہیں اور اس کی تدوین میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ فتاوی رضویہ پر ان کا ایک طویل مقالہ جس میں انہوں نے فتاوی رضویہ میں شامل رسائل و مسائل کے موضوعات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے جو ایک قابل قدر کوشش ہے۔ یہ مقالہ ۱۹۸۸ء میں ادارے کی طرف سے شائع ہو چکا ہے پیش

Marfat.com

نظر مقالہ بھی لائق تحسین کوشش ہے۔ اس میں انہوں نے مختلف علوم و فنون جدیدہ میں امام احمد رضا کے آثار علمیہ کا ایک جائزہ پیش کیا ہے جو یقیناً" اہل علم اور متلاشیان حق کے لئے ایک سوغات ہے اور جو حضرات امام احمد رضا کی کردار کشی میں مصروف عمل ہیں ان کے لئے ایک تازیانہ ہے۔

جدید علوم و فنون میں امام احمد رضا کی مہارت اور تبحر علمی کے بارے میں راقم نے بھی دو تین مقالات قلم بند کئے ہیں جو معارف رضا (کراچی) اشرفیہ (مبارک پور) اور حرکت زمین کے رد میں امام احمد رضا کے فکر انگیز مقالہ فوز مبین (کراچی) کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ دوسرے محققین نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے مثلاً" ہندوستان کے مشہور اسکالر و محقق علامہ شبیر احمد غوری، مولانا محمد احمد مصباحی، خواجہ مظفر حسین، پروفیسر ابرار حسین وغیرہ نے علوم جفر، ہیئت، اور فلسفہ میں امام احمد رضا کی مہارت پر فاضلانہ مقالات لکھے ہیں۔

امام احمد رضا پر لکھنے والے بالعموم وہی باتیں دہرا دیتے ہیں جو لکھی جا چکی ہیں۔ ایسے محققین و قلمکار بہت کم ہیں جو قاری کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔ علم مطالعہ سے آگے بڑھتا ہے ورنہ جمود طاری رہتا ہے پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب نے مطالعہ کرکے قدم آگے بڑھایا ہے اور نئی معلومات کا اضافہ کیا ہے۔ مثلاً" اب تک یہی معلوم تھا کہ امام احمد رضا ۵۵ علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے اور بعض معاندین کو اس تعداد میں بھی کلام تھا مگر علوم و فنون میں جدید انقلابات کو سامنے رکھتے ہوئے پروفیسر صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ امام احمد رضا ۷۰ سے زیادہ علوم و فنون میں عبور رکھتے تھے۔ تقریباً" پانچ سو برس پہلے عہد اکبری میں ہندوستان میں شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی ایک جلیل القدر عالم و عارف گزرے ہیں، تاریخ میں

Marfat.com

ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ۶۴ علوم و فنون پر عبور رکھتے تھے مگر پروفیسر مجید اللہ قادری کی تحقیق نے ثابت کردیا ہے کہ امام احمد رضا ان پر بھی سبقت لے گئے۔

الحمد اللہ علی ذلک

امام احمد رضا نے کنزالایمان میں ایک جگہ عربی لفظ "دحٰھا" کا ترجمہ "پھیلایا" کیا جب کہ دوسرے مترجمین نے یہ ترجمہ نہیں کیا۔ پروفیسر صاحب نے لفظ "پھیلایا" کی سائنسی توضیح کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں پہاڑ بھی ہیں اور میدان بھی لمبی کھائیاں بھی ہیں اور وادیاں بھی۔ ان پہاڑوں سے لاوا نکلتا رہتا ہے۔ پھر جب اوپر آتا ہے تو پانی کے اندر ہی اندر وہ کھائی کے دونوں جانب سرکتا اور پھر ٹھنڈا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اس عمل سے زمین برابر پھیل رہی ہے۔

اللہ اکبر! یہ عمل اتنی خاموشی سے ہو رہا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔ بہرحال پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب کا موضوع چوں کہ ارضیات ہے اس لئے وہ زمین سے متعلق امام احمد رضا کے ترجمے کی وسعتوں کو سمجھ گئے۔ ان کی تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی تصنیفات و تحقیقات اور تخلیقات کو صاحب فن ہی اچھی طرح پرکھ سکتا ہے۔ دوسرے کے بس کی بات نہیں کہ ان کو سمجھ سکے۔ بلاشبہ امام احمد رضا پر تحقیق کے لئے اہل علم و فن کی ایک جماعت اور مستقل اکیڈمی کی ضرورت ہے۔

المختصر پروفیسر مجید اللہ قادری کی یہ کوشش لائق تحسین و آفریں ہے۔ یہ محققین کے لئے ایک اہم ماخذ ہے اور عام قارئین کے لئے معلومات کا خزانہ۔ مولیٰ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو اس علمی خدمت کی جزا عطا فرمائے۔ ان کی عمر اور علم و عمل میں

Marfat.com

برکت عطا فرمائے۔ آمین

تحریر

۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

۲۵ اگست ۱۹۸۹ء

ڈاکٹر محمد مسعود احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
ٹھٹھ سندھ (پاکستان)

ترمیم و اضافہ

جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

قرآن مجید مکمل جامع کتاب اللہ ہے جو اول سے آخر تک تمام حقائق و معارف اور جملہ علوم و فنون کا خزینہ ہے۔ رب کائنات نے کئی مقامات پر قرآن میں اس حقیقت کی نشاندہی فرمائی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء (النحل ۸۹)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے (ا)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وتفصیل کل شیء (یوسف ۱۱۱)

اور ہر چیز کا تفصیلی بیان

ایک اور مقام پر اس طرح نشاندہی فرمائی:۔

مافرطنا فی الکتاب من شیء (الانعام ۳۸)

اور ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

قرآن مجید کتاب اللہ ہے جو حضرت انسان کی ہدایت کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی اس لئے ضروری ہے کہ اس آسمانی کتاب میں ہر اس شے کا ذکر ہو۔ (اشارۃ "یا کنایتہ") جو انسانی زندگی سے تعلق رکھتی ہے چنانچہ قرآن مجید اپنی جامعیت کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

ولا حبتہ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین ○ (انعام ۵۹)

اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

Marfat.com

اس کائنات ارض و سماء میں جو کچھ ہے وہ شے یا تو خشک ہے یا تر۔ تیسری کوئی حالت نہیں ہے۔ بحر و بر، شجر و حجر، زمین و آسماں، جمادات و نباتات، جن و انس، حیوانات و دیگر مخلوقات، الغرض عالم اسفل اور عالم بالا کی کوئی بھی شے یا تو خشک ہو گی یا تر۔ یہاں قرآن نے درحقیقت ساری کائنات کے ایک ایک ذرے کا بیان کر دیا ہے کہ ہر شے کا علم اور اس کی اصل قرآن میں موجود ہے۔ چنانچہ علامہ ابن برھان الدین قرآن مجید کی اس جامعیت کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں:۔

مامن شی ءفھو فی القرن او فیہ اصلہ (الاتقان جلد دوم ص ۱۲۶)

کائنات کی کوئی شے ایسی نہیں جس کا ذکر یا اس کی اصل قرآن سے ثابت نہ ہو۔

قرآن میں اکثر اشیاء کا ذکر تفصیل کے ساتھ موجود ہے یا کم از کم اشارتاً" اس کا بیان ضرور ہے لیکن ہر کوئی شخص قرآن سے وہ تفصیل اخذ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، البتہ اللہ تعالیٰ جس کسی کو یہ نور بصیرت عطا کر دے، اور حجابات اٹھا دے تو وہ شخص قرآن سے ہر علم و فن کی تفصیل معلوم کر سکتا ہے۔

اس سلسلے میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

مامن شی ءالا یمکن استخراجہ من القرن لمن فھمہ اللہ (الاتقان جلد دوم ۱۲۶)

کائنات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا استخراج و استنباط آپ قرآن سے نہ کر سکیں لیکن جس کو اللہ تعالیٰ خصوصی فہم (علم لدنی) سے بہرہ ور فرما دے۔

ایسی ہی ہستیوں میں سے ایک ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا قرآن فہمی کے بعد یہ دعوی ہے:۔

لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ (الاتقان ج ۲:۱۲۶)

میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے تو قرآن کے ذریعہ تلاش کر لیتا ہوں

Marfat.com

امام المذہب امام شافعی علیہ الرحمہ قرآن کی نسبت اپنی قرآن فہمی کا اس طرح ذکر فرماتے ہیں۔

سلونی عما شئتم اخبر کم عنہ فی کتاب اللہ (الاتقان ج ۲'۱۲۶)

جس چیز کی نسبت چاہو مجھ سے پوچھ لو میں اس کا جواب قرآن سے دوں گا۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

من اراد العلم فعلیہ بالقرن فان فیہ خبر الاولین والاخرین (الاتقان ج ۱۲۶۲)

جو شخص (جامع) علم حاصل کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کا دامن تھام لے کیونکہ قرآن میں اول سے آخر تک تمام علوم و فنون کا ذکر موجود ہے۔

قرآن کی تعلیمات کو جنہوں نے سینے سے لگایا' برابر غور و فکر کیا' انہوں نے اپنی زندگی کی تمام مشکلات کا حل قرآن سے حاصل کرلیا' ہر دور کے نئے نئے مسائل کو قرآن سے سمجھ لیا اور قرآن ہی کی تعلیمات کی روشنی میں نئی نئی ایجادات کیں اور زمانہ میں ایک انقلاب برپا کیا جس نے مزید ترقی کی راہ ہموار کی۔ مسلمانوں کی سائنسی ترقی کے سنہری نقوش آج بھی تاریخ میں ثبت ہیں کیونکہ جب تک آیات قرآنی پر غور و فکر کا سلسلہ جاری رہا مسلمان پوری دنیا میں سرخرو رہے لیکن جب مسلمانوں نے قرآن کو سینے سے نکال کر الماریوں کی زینت بنا دیا تو ترقیوں سے محروم ہو کر ذلیل و خوار ہو گئے۔ قرآن مجید جو درحقیقت ہر دور کے لحاظ سے ایک مکمل اور جامع کتاب ہے مگر اس وقت جب ہم آیات ربانی پر تفکر و تدبر کریں افسوس اب تو ہم تلاوت سے بھی دور ہوتے جارہے ہیں۔ صرف ایصال

Marfat.com

ثواب کے لئے تلاوت کی جاتی ہے وہ بھی کبھی کبھار' انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بعض جگہ اس تلاوت سے بھی روکا جاتا ہے کہ مرنے والے کو کیا فائدہ۔ اللہ تعالیٰ حضرت انسان کو تدبر اور تفکر کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

کتب انزلنہ الیک مبرک لیدبروا ایتہ ولیتذکر اولوا الالباب (سورۃ ص آیت ۲۹)

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں۔۔

ایک اور مقام پر اس طرح متوجہ کراتا ہے:۔

ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون (الرعد' ۳)

بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو

دوسرے مقام پر غور و فکر کرنے کی اس طرح تعلیم دیتا ہے۔۔

افلا یتدبرون القرن.... ○ (النساء ۸۲)

تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں

قرآن پاک جیسی جامع فنون کتاب پر جب مسلمانوں نے غور و فکر کرنا چھوڑ دیا تو اس ترقی کے دور میں جہاں ہزاروں کیا لاکھوں غیر مسلم **سائنسدان** کائنات کے چپے چپے پر غور و فکر کے عمل میں مصروف ہیں' ان میں مسلمان **سائنسدانوں** کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے' وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو صرف چند مذہبی مسئلے مسائل کی کتاب سمجھ لیا ہے اور آج کے دور کے ہر مسئلے کا حل مغربی دنیا میں تلاش کرتے ہیں دوسری جانب ہم نے اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھلا دیا۔ آج ہمارے بچے یہ جانتے ہی نہیں کہ چند صدیوں قبل دنیا بھر میں تمام

Marfat.com

ترقیوں کا محور مسلمان **سائنسدان** ہوا کرتے تھے آج کی مغربی یا غیر مسلم دنیا اپنی ترقی پر جو نازاں ہے وہ دراصل مسلمان **سائنسدانوں** کی مسلسل محنت اور کاوشوں کی مرہون منت ہے افسوس کہ آج ہم ان مسلمان **سائنسدانوں** کے نام سے بھی آشنا نہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ماحول میں کسی بھی سطح پر ان کا ذکر نہیں کیا جاتا اگر کیا بھی جاتا ہے تو اتنا مختصر اور غیر معیاری کہ بچے کہانی سمجھ کر پڑھتے ہیں اور بعد میں بھول جاتے ہیں۔ کاش مسلم ممالک میں مسلمان **سائنسدانوں** کا تفصیلی تعارف شامل کیا جائے اور ان کے علمی، فکری کارناموں سے روشناس کرایا جائے قرآن مجید تو وہ کتاب ہے کہ غیر مسلم اسکالر اس کو جامع العلوم سمجھتے ہیں اس سے استفادہ کرتے ہیں ایک دو نہیں سینکڑوں مستشرقین قرآن مجید میں غور و فکر کے بعد ایمان کی دولت سے بھی مالا مال ہو گئے تو کیا وجہ ہے ہم مسلمان ہوتے ہوئے اس پر غور و فکر نہ کریں۔

موریس بوکائیلے (Maurice Bucaille) جن کا تعلق فرانس سے ہے اور بعد میں ایمان بھی لے آئے (۲) وہ اپنی کتاب **بائیبل** ' قرآن اور سائنس (The Bible The Quran and scince) میں قرآن کی عظمت خاص کر سائنسی علوم کی نشاندہی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

" جب میں نے پہلے پہل قرآن وحی و تنزیل کا جائزہ لیا تو میرا نقطہ نظر کلیتاً معروضی تھا پہلے سے کوئی سوچا سمجھا منصوبہ نہ تھا۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ قرآنی متن اور جدید سائنس کی معلومات کے مابین کس درجہ مطابقت ہے۔ تراجم سے مجھے پتہ چلا کہ قرآن ہر طرح کے قدرتی حوادث کا اکثر اشارہ کرتا ہے لیکن اس مطالعہ سے مجھے مختصر سی معلومات حاصل ہوئیں۔ جب میں نے گہری نظر سے عربی

Marfat.com

زبان میں اس کے متن کا مطالعہ کیا اور ایک فہرست تیار کی تو مجھے اس کام کو مکمل کرنے کے بعد اس شہادت کا اقرار کرنا پڑا جو میرے سامنے تھی۔ قرآن میں ایک بھی بیان ایسا نہیں ملا جس پر "جدید سائنس کے نقطہ نظر سے حرف گیری کی جا سکے"(۳)

آگے چل کر موریس بوکائیلے رقمطراز ہیں:۔

"ہمارے علم کے مطابق اسلام کے نقطہ نظر سے مذہب اور سائنس کی حیثیت ہمیشہ دو جڑواں بہنوں کی سی رہی ہے۔ شروع ہی سے اسلام نے لوگوں کو حصول علم کی ترغیب دی اور اس کا نتیجہ یہ رہا کہ اسلامی تمدن کے دور عروج میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی جس سے نشاۃ الثانیہ سے قبل خود مغرب نے بھی استفادہ کیا۔"(۴)

قدیم زمانے میں لفظ سائنس یا **سائنسدان** کی اصطلاح مستعمل نہ تھی مگر ایک عالم و فاضل جو تمام علوم و فنون میں کامل مہارت رکھتا ہوتا وہ حکیم کہلاتا اور یہ خطاب صاحب علم و فضل کے لئے خاص تھا اس دور میں حکیم کے لئے لازم تھا کہ وہ مذہبی علوم کے ساتھ ساتھ علم ہیئت' نجوم' کیمیا' ابدان وغیرہ سے متعلق جملہ تشریحات کا نہ صرف واقف کار ہو بلکہ تمام علوم و فنون میں کمال رکھتا ہو۔ مسلمان **سائنسدانوں** نے علوم وفنون کی تمام شاخوں بالخصوص علم ریاضی' ہیئت' طبعیات' کیمیا' فلکیات' نجوم' طب' نباتات' حیوانیات' نفسیات' اخلاقیات' حیاتیات پر علم کا ایک بہت بڑا خزانہ یادگار چھوڑا ہے۔ مسلمان **سائنسدانوں** کے حالات و افکار کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عموماً" تمام ہی **سائنسدان** دینی علوم کے فارغ تحصیل ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ جب بھی وہ کسی مسئلے پر غور و فکر کرتے سب سے

Marfat.com

تھیں وہ قرآن سے راہ حاصل کرتے اور منقولات و معقولات دونوں کو قرآن سے استنباط کرتے!

حجتہ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ (م المتوفی ۵۰۵ھ) جن کو مغربی دنیا ایک عظیم فلسفی تسلیم کرتی ہے اور جن کی متعدد کتب و رسائل مغربی زبانوں میں منتقل ہو چکے ہیں' ان سے ایک دفعہ ایک غیر مسلم سائنسدان نے سوال کیا:۔

"اجرام فلکی یعنی چاند' سورج اور دیگر سیارگان فضا میں جو حرکت کرتے ہیں وہ دو طرح کی ہے ایک سیدھی دوسری معکوس! قرآن مجید میں ایک سمت میں حرکت کا ذکر تو موجود ہے لیکن دوسری سمت کا ذکر موجود نہیں اور آپ کا قرآن دعویٰ کرتا ہے کہ ہر شے کا علم اس قرآن میں موجود ہے' آپ بتایئے کہ دوسری سمت کی حرکت کا ذکر کہاں ہے۔" (۵)

امام غزالی علیہ الرحمہ نے اس غیر مسلم سے ایک سوال پوچھا کہ تو نے پہلی حرکت کا ذکر قرآن مجید کی کس آیت سے لیا ہے' جواب میں اس نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی۔

کل فی فلک یسبحون ○ (یٰسین:۴۰)

امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا "اسی آیت شریفہ میں دوسری حرکت معکوس کا ذکر بھی ہے وہ اس طرح کہ **کل فی فلک** کے الفاظ الٹی جانب یعنی بائیں جانب سے پڑھے جائیں یعنی **فلک** کی ک شروع کر کے کل کی ک تک پڑھا جائے تو پھر بھی **کل فی فلک** ہی بنے گا۔ گویا آیت کو دائیں جانب کی سمت سے پڑھیں تو سیارگان کی سیدھی حرکت کا ذکر ہے اور معکوس سمت سے پڑھیں تو حرکت معکوس کا ذکر ہے۔ (۶)

Marfat.com

امام غزالی علیہ الرحمہ ایک جانب جید عالم دین تھے تو دوسری طرف اس زمانے کے سائنسی علوم پر بھی بھرپور دسترس رکھتے تھے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ کے علاوہ سینکڑوں کیا ہزاروں نام تاریخ میں ملتے ہیں جنہوں نے علوم نقلیہ حاصل کرنے کے ساتھ ہی ساتھ جب علوم عقلیہ پر توجہ دی تو اس میں بھی زبردست دسترس حاصل کی۔ یہاں چند **سائنسدانوں** کا مختصر تعارف کراتا چلوں جن کا ان کے زمانے میں طوطی بولتا تھا اور جنہوں نے علوم عقلیہ کی ترویج میں بھرپور حصہ لیا اور اپنا نام دنیا کی تاریخ میں سنہری حرفوں میں ثبت کرا گئے۔ مثلاً"

(۱) ابواسحاق ابراہیم بن جندب، متوفی ۱۵۷ھ/۷۷۶ء) دوربین / Telescope کا موجد

(۲) جابر بن حیان (متوفی ۱۹۸ھ /۸۱۷ء) علم کیمیا کا بانی اور بے شمار کیمیائی مرکبات کا موجد

(۳) عبدالملک اصمعی (متوفی ۲۱۳ھ / ۸۳۱ء) علم حیوانیات اور نباتیات پر لکھی جانے والی سب سے پہلی ۵ کتابوں کا مصنف۔

(۴) حکیم یحیی منصور (متوفی ۲۱۴ھ / ۸۳۲ء) دنیا کی پہلی رسدگاہ (Observatory) کا صدر اور (Astronomical Tables) کا موجد

(۵) محمد بن موسی خوارزمی (متوفی ۲۳۲/ ۸۵۰ء) الجبرے کا موجد، الجبرو مقابلہ اور علم الحساب کا مصنف

(٦) احمد بن موسی شاکر (متوفی ۲۴۰ھ / ۸۵۸ء) دنیا کا پہلا میکنیکل انجینئر اور علم میکانیات پر [illegible]

(۷) **ابوعباس** [illegible] / ۸۱۱ [illegible] زمین کا صحیح محیط

Marfat.com

(Circumference) معلوم کرنے والا پہلا سائنسداں۔

(۸) ابو یوسف یعقوب بن اسحاق کندی (متوفی ۲۵۴ھ / ۸۷۳ء) مسلمانوں کا پہلا فلسفی جس نے مغرب کو حیرت زدہ کر دیا۔

(۹) ابو بکر محمد ذکریا رازی (متوفی ۳۰۸ھ / ۹۳۲ء) طبی امداد' میران طبعی' الکحل کا دریافت کرنے والا طب کا امام

(۱۰) حکیم ابو نصر محمد بن فارابی (متوفی ۳۳۸ھ / ۹۶۱ء) علم خلاق (Ethic) کا بانی اور علم نفسیات کا عظیم ماہر۔

(۱۱) ابو علی حسن ابن الہیثم (متوفی ۴۱۰ھ / ۱۰۲۱ء) علم نور (Light) کا عظیم ماہر' انعطاف نور کے نظریہ کا ماہر اور آنکھ کی پتلی کا محقق اور کیمرہ کا موجد حقیقی۔

(۱۲) احمد بن محمد علی مسکویہ (متوفی ۴۲۱ھ / ۱۰۳۲ء) نباتیات میں زندگی' حیوانات میں قوت حس اور دماغی ارتقاء کی دریافت کرنے والا' علم سماجیات (Sociology) نفسیات اور اخلاقیات کا عظیم محقق

(۱۳) شیخ حسین عبداللہ بن علی سینا (م ۴۲۸ھ / ۱۰۳۹ء) علم طبعیات (Physics) علم الامراض اور علم الادویہ کے فنون کا موجد دنیا کی باکمال اور جامع شخصیت اور سائنسدانوں میں سب سے زیادہ کتابوں کا مصنف۔

(۱۴) ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی (م ۴۳۹ھ / ۱۰۴۹ء) پہلا عظیم جغرافیہ داں' ماہر آثار قدیمہ و ارضیات' برصغیر کا پہلا مورخ اور سیاح دھاتوں کی کثافت اضافی معلوم کرنے والا پہلا سائنسداں۔

(۱۵) امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء) علم دین کا مجدد اور جدید فلسفہ اخلاق کا بانی علم نفسیات اور فلسفہ کا عظیم محقق۔ (۷)

Marfat.com

ان چند مسلمان **سائنسدانوں** کے تعارف کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی سنہری تاریخ سے واقف ہو سکیں کہ وہ کتنی حسین تھی۔ ہمارے مسلمان **سائنسدانوں** نے علوم و فنون کی ہر شاخ پر تحقیق و تجسّس کیا اور ہر فن پر علمی آثار چھوڑے ہیں۔ سینکڑوں کتابوں کے مغربی زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں اور بہت سی کتابیں آج بھی تدریس میں شامل ہیں لیکن ہم مسلمانوں کو اس کا کچھ علم نہیں۔

ہر صدی نے عظیم مسلمان **سائنسدانوں** کو جنم دیا ہے اور ہر کوئی اپنے اپنے علمی بساط کے مطابق علوم و فنون کا عظیم ماہر بنا۔ چند کا تعارف کرایا جا چکا ہے اور ہزاروں مسلمان **سائنسدان** تاریخ کی کتابوں کی زینت ہیں۔

برصغیر میں البیرونی جیسے عظیم **سائنسداں** کے صدیوں بعد بریلی کی سرزمین میں عظیم مدبر، مفکر، فقیہہ اور **سائنسدان** ۱۸۵۶ء / ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوا جن کا نام مولانا احمد رضا خان بریلوی اور مسلمان ان کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت یا فاضل بریلوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔(۸)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو علوم عقلیہ و نقلیہ (جدیدہ و قدیمہ) کے تمام علوم و فنون پر مکمل دسترس حاصل تھی آپ نے تمام ہی فنون پر نگارشات یادگار چھوڑی ہیں ان علم و فنون کی تعداد آپ نے ۵۵ کے قریب خود بتائی ہے(۹) ان میں کئی علم و فن ایسے ہیں جن کو مختلف ماہرین سے سیکھا لیکن کئی فنون ایسے بھی ہیں جو صرف علم عطائی کہے جا سکتے ہیں اور ان میں بھی کئی ایک کے خود موجد ہیں۔ علوم و فنون جو محض توفیق الٰہی سے آپ کو حاصل ہوئے آپ نے خود ان کی نشاندہی فرمائی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں(۱۰)

علم تکسیر، ہیئت، حساب، ہندسہ، ارثماطیقی، جبرو مقابلہ، حساب سینی،

Marfat.com

لوغارثمات، علم التوقیت، زیجات، مثلث کروی و مسطح، ہیئت جدیدہ، مربعات، جفر، فلسفہ قدیمہ / جدیدہ علم زائرچہ وغیرہ۔

علوم جدیدہ کی یہ فہرست جو خود مصنف نے پیش کی ہے اور بعد کے مورخین نے اسی کو اپنی کتابوں میں شامل رکھا ہے بہت کم ہے کیونکہ اول تو ایک ہزار سے زیادہ لکھی گئی (۱۱) کتابوں میں اکثر غیر مطبوعہ ہیں، جو طبع ہو چکی ہیں ان پر جدید علوم کی روشنی میں نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے، راقم الحروف نے علوم جدیدہ کے حوالے سے جو کتب و رسائل اور فقہی مسائل میں جدید علوم کے جزئیات مطالعہ کئے ہیں اس سے مزید مندرجہ ذیل علوم و فنون کی شاخوں کا اضافہ ہوا ہے اس طرح آپ کے علوم و فنون کی تعداد ۷۰ تک جا پہنچتی ہے۔

(۱) علم طبیعیات (Physics) (۲) علم حیوانات (Zoology) (۳) علم حجریات (Mineralogy) (۴) علم کیمیا (Chemistry) (۵) علم طب (Medicine) (۶) علم الادویہ (Pharmacy) (۷) علم معاشیات (Economics) (۸) علم اقتصادیات (Finance) (۹) علم تجارت (Commerce) (۱۰) علم شماریات (Statistics) (۱۱) علم ارضیات (Geology) (۱۲) علم جغرافیہ (Geography) (۱۳) علم سیاسیات (Political Scince) (۱۴) علم بین الاقوامی امور....(International Relation) (۱۵) علم معدنیات (Economicg Ieology) (۱۶) علم اخلاقیات (Ethics)

امام احمد رضا نے معقولات میں جن علوم و فنون پر اپنی قلمی کاوشیں یادگار چھوڑی ہیں ان کی فہرست پیش کی جاتی ہے پھر مختصر آپ کے علمی بصیرت پر گفتگو کی

Marfat.com

جائے گی:۔

نمبر شمار	کتاب یا رسالے کا نام	موضوع	زبان	سن اشاعت/ ناشر
۱۔	نزول آیات قرآن بسکون زمین و آسمان (۱۳۳۹ھ)	ہیئت/ فلسفہ	اردو	حسنی پریس بریلی
۲۔	فوز مبین در رد حرکت زمین (۱۳۳۸ھ)	ہیئت/ طبیعیات	اردو	۱۹۸۹ء دارالاشاعت بریلی
۳۔	معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین (۱۳۳۸ھ)	ہیئت طبیعیات	اردو	مجلس رضا لاہور
۴۔	الکلمۃ الملھمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ لوھاء فلسفۃ المشئمۃ		ہیئت/ طبیعیات	
۵۔	حاشیہ اصول طبعی	طبیعیات	عربی	غیر مطبوعہ
۶۔	الصراح الموجز فی تعدیل المرکز☆ (۱۳۱۹ھ) ۲۴ اوراق		ہیئت جدیدہ	
۷۔	جدول برائے جنتری شصت سالہ	ہیئت جدیدہ	فارسی	غیر مطبوعہ
۸۔	قانون رویتہ اھلہ	ہیئت جدیدہ	اردو	غیر مطبوعہ
۹۔	طلوع و غروب کواکب و قمر	ہیئت جدیدہ	اردو	غیر مطبوعہ
۱۰۔	رویت الہلال ☆ (۱۳۲۳ھ) (۱۳ اوراق)	ہیئت جدیدہ	اردو	غیر مطبوعہ
۱۱۔	مبحث المعادلہ فات الدرجۃ الثانیہ	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۲۔	حاشیہ کتاب الصور	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۳۔	حاشیہ شرح تذکرہ	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۴۔	حاشیہ طیب النفس	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۵۔	اقمار الانشراح لحقیقتہ الاصباح	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
[illegible]	[illegible] للسیارہ والنجوم والقمر	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ

Marfat.com

۱۷۔ حاشیہ تصریح	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۸۔ حاشیہ شرح چغمی ☆ (۳۹ اوراق)	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۱۹۔ حاشیہ علم ہیئت	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۲۰۔ رفع الخلاف فی دقائق الاختلاف	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۲۱۔ شرح باکورہ	ہیئت جدیدہ	عربی	غیر مطبوعہ
۲۲۔ حاشیہ خزانتہ العلم	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۳۔ الجمل الدائرہ فی خطوط الدائرہ	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۴۔ مستویات السہام	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۵۔ جدول الریاضی ☆	ریاضی	عربی	غیر مطبوعہ
۲۶۔ الکسرا لعشری ☆ (۱۳۳۱ھ) (۱۴ اوراق)	ریاضی	عربی	غیر مطبوعہ
۲۷۔ زاویتہ الاختلاف المنظر	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۸۔ عزم البازی فی جو الریاضی ☆	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۹۔ کسور اعشاریہ (۱۰ اوراق)	ریاضی	فارسی	غیر مطبوعہ
۳۰۔ معدن علوی در سنین ہجری وعیسوی و رومی	ہیئت جدیدہ	فارسی	غیر مطبوعہ
۳۱۔ الاشکال الاقلیدس نسکس اشکال اقلیدس علم ہندسہ	ریاضی	عربی (۱۴۰۶ھ)	مطبوعہ لاہور
۳۲۔ حاشیہ اصول ہندسہ (۱۵ اوراق)	ریاضی	عربی	غیر مطبوعہ
۳۳۔ حاشیہ تحریر اقلیدس	[illegible]	عربی	غیر مطبوعہ
۳۴۔ اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا	ٹرگنومیٹری	عربی	مطبوعہ لاہور
۳۵۔ المعنی المجلی معنی والظلی	علم ہندسہ	عربی	غیر مطبوعہ
۳۶۔ اطائب الاکیسر فی علم التکسیر ☆ (۳۴ اوراق	علم تکسیر	عربی	غیر مطبوعہ

Marfat.com

۳۷۔ حاشیہ الدر المکنون	علم تکسیر	عربی	غیر مطبوعہ
۳۸۔ ۱۱۵۲ مربعات	علم تکسیر	عربی	غیر مطبوعہ
۳۹۔ مجتلی العروس	علم تکسیر	عربی	غیر مطبوعہ
۴۰۔ رسالہ در علم تکسیر	تکسیر	فارسی	غیر مطبوعہ
۴۱۔ الجداول الرضویہ للمسائل الجفریہ	علم جفر	عربی	غیر مطبوعہ
۴۲۔ الاجوایتہ الرضویہ للمسائل لجفریہ	علم جفر	عربی	غیر مطبوعہ
۴۳۔ الشواقب الرضویہ علی الکواکب الدریہ	علم جفر	عربی	غیر مطبوعہ
۴۴۔ رسالہ در علم لوگارثم	علم لوگارثم	اردو	مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی
۴۵۔ ستین ولوگارثم	علم لوگارثم	اردو	غیر مطبوعہ
۴۶۔ حاشیہ زلالات البرجندی ☆	علم زیجاب / حرکات۔ سیارگان	عربی	غیر مطبوعہ
۴۷۔ حاشیہ برجندی	علم زیجات / حرکات۔ سیارگان	عربی	غیر مطبوعہ
۴۸۔ حاشیہ زیج البخانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی	غیر مطبوعہ
۴۹۔ حاشیہ زیج بہادر خانی (۲۱۲ اوراق)	علم زیجات / حرکات سیارگان		
۵۰۔ حاشیہ فوائد بہادر خانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	فارسی	غیر مطبوعہ
۵۱۔ حاشیہ جامع بہادر خانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	فارسی	غیر
۵۲۔ مصر المطالع للتقویم والطالع ☆ (۱۳۲۴ھ)	علم زیجات / حرکات سیارگان		
۵۳۔ حاشیہ القواعد الجلیلہ	ریاضی / جبر و مقابلہ	عربی	غیر مطبوعہ
۵۴۔ حل المعادلات لقوی المکیات ☆	ریاضی / جبر و مقابلہ	فارسی	غیر مطبوعہ
۵۵۔ رسالہ جبر و مقابلہ	ریاضی / جبر و مقابلہ	فارسی	غیر مطبوعہ
۵۶۔ تلخیص علم مثلث کروی	ٹرگینومیٹری	فارسی	غیر مطبوعہ

Marfat.com

۵۷۔ رسالہ علم مثلث	ٹرگنومیٹری	فارسی	غیر مطبوعہ
۵۸۔ وجوہ زوایا مثلث کروی	ٹرگنومیٹری	فارسی	غیر مطبوعہ
۵۹۔ الموہبات فی المربعات ☆ (۳۱۹)	ارثما طیقی	عربی	غیر مطبوعہ
۶۰۔ کتاب الارثماطیقی	ارثماء طیقی	عربی	غیر مطبوعہ
۶۱۔ البدور فی اوج المجذور	ارثماء طیقی	فارسی	غیر مطبوعہ
۶۲۔ درء القبح عن درک وقت الصبح	علم توقیت	اردو	فتوی رضویہ ج ۴
۶۳۔ تسہیل التعدیل	علم توقیت	اردو	غیر مطبوعہ
۶۴۔ ترجمہ قواعد نائکل المنک	علم توقیت	اردو	مطبوعہ
۶۵۔ جدول اوقات	علم توقیت	اردو	مطبوعہ
۶۶۔ میول الکواکب و تعدیل الایام	علم توقیت / نجوم	اردو	مطبوعہ
۶۷۔ زیج الاوقات للصوم والصلوۃ	علم توقیت / نجوم	اردو	غیر مطبوعہ
۶۸۔ طلوع و غروب نیرین	علم توقیت / نجوم	اردو	غیر مطبوعہ
۶۹۔ الانجب الانیق فی طریق التعلیق (۱۳۱۹)	علم توقیت / نجوم	فارسی	مطبوعہ
۷۰۔ استنباط الاوقات	علم توقیت / نجوم	فارسی	غیر مطبوعہ
۷۱۔ البرہان القویم علی العرض و التقویم ☆	علم توقیت / نجوم	فارسی	مطبوعہ
۷۲۔ تاج توقیت (۱۳۲۰ھ)	علم توقیت / نجوم	فارسی	مطبوعہ
۷۳۔ رویت ہلال رمضان ☆ (۱۳۲۳ھ)	علم توقیت / نجوم	اردو	غیر مطبوعہ
۷۴۔ جدول ضرب	علم توقیت / نجوم	عربی	مطبوعہ
۷۵۔ حاشیہ جامع الافکار	علم توقیت / نجوم	عربی	مطبوعہ
۷۶۔ حاشیہ زبدۃ المنتخب	علم توقیت / نجوم	عربی	مطبوعہ

Marfat.com

۷۷۔ استخراج تقویمات کواکب	نجوم / فلکیات	فارسی	غیر مطبوعہ
۷۸۔ استخراج وصول قمر برراس	نجوم / فلکیات	فارسی	غیر مطبوعہ
۷۹۔ ازکی البہانی قوۃ الکواب و ضعفہا (۱۳۲۵)	نجوم / فلکیات	فارسی	غیر مطبوعہ
۸۰۔ رسالتہ العاد قمر	نجوم / فلکیات	عربی	غیر مطبوعہ
۸۱۔ حاشیہ حدائق النجوم	نجوم / فلکیات	عربی	غیر مطبوعہ
۸۲۔ القواعد الجلیلہ فی العلم الجبریہ ☆	علم ریاضی / الجبرا	عربی	غیر مطبوعہ
۸۳۔ رسالہ در علم مثلث الکروی القائمہ الزاویہ	علم ریاضی / ٹرگنومیٹری	عربی	
۸۴۔ الجفر الجامع (۱۳۳۳ھ)	علم جفر / فلکیات	عربی	غیر مطبوعہ
۸۵۔ البیان شافیا لفونو غرافیا (۱۳۲۶ھ)	علم صوتیات	عربی	غیر مطبوعہ
۸۶۔ الجواہر والتوقیت فی علم التوقیت	علم توقیت	عربی	غیر مطبوعہ
۸۷۔ سمع الداء۔ فیما جوث العجز عن الماء (۱۳۳۵ھ)	علم نور طبیعیات	اردو	
۸۸۔ النور والنورق لاسفار الماء المطلق (۱۳۳۴ھ)	علم نور طبیعیات	اردو	فتاوی جلد اول
۸۹۔ الدقت والبیان لعلم الرقتہ والیسلان (۱۳۳۴ھ)	علم نور طبیعیات	اردو	
۹۰۔ النہی السمیر فی الماء المستدیر (۱۳۳۴ھ)	علم ریاضیات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۱۔ رجب الساعتہ فی میاہ لایستوی (۱۳۳۴ھ)	علم ریاضیات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۲۔ وجہا وجوفہا فی الساحتہ	علم ریاضیات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۳۔ المطر السعید علی بنت جنس الصعید (۱۳۳۵ھ)	علم ارضیات / حجریات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۴۔ سفر السفر عن الجفر بالجفر	علم جفر / نجوم / فلکیات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۵۔ حسن التعمم للبیان حد التیمم (۱۳۳۵ھ)	علم ارضیات / معدنیات	اردو	فتاوی جلد اول
۹۶۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ)	علم اقتصادیات / تجارت		

Marfat.com

۹۷۔ انصح الحکومہ فی فعل الخصوصہ (۱۳۲۱ھ)	معاشیات	اردو	فتاوی رضویہ ج:۷
۹۸۔ الکشف شافیہ حکم فونو غرافیا (۱۳۲۸ھ)	علم صوتیات	اردو	فتاوی ج:۱۰
۹۹۔ المنی والدرد لمن عمد منی آردر (۱۳۱۱ھ)	تجارت / بینکاری	اردو	فتاوی ج:۱۱
۱۰۰۔ افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان	علم زراعت	اردو	فتاوی ج:۴
۱۰۱۔ الاحلی من اسکر یطلبتہ سکری وسر (۱۳۰۳ھ)	علم کیمیا اطلاقی	اردو	فتاوی ج:۲
۱۰۲۔ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح	علم معاشیات / اقتصادیات	اردو	مطبوعہ کراچی
۱۰۳۔ اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام	علم بین الاقوامی امور	عربی	مطبوعہ
۱۰۴۔ دوام العیش فی الائمۃ من قریش (۱۳۲۹ھ)	علم سیاسیات	اردو	مطبوعہ کراچی
۱۰۵۔ حاشیہ مقدمہ ابن خلدون	علم سیاسیات	عربی	غیر مطبوعہ
۱۰۶۔ فتوی رضویہ جلد ہفتم (کچہری کا نیلام)	بیمہ / کوآپریٹو بنک / کمپنیوں کے حصص / انشورنس		کراچی
۱۰۷۔ فتوی رضویہ جلد ہشتم	حیوانیات	اردو	مطبوعہ کراچی

نوٹ ☆ یہ رسائل ادارہ تحقیقات امام احمد رضا میں موجود ہیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے منقولات کے بیش بہا خزانے کے ساتھ معقولات میں بھی ایک قیمتی سرمایہ عربی' فارسی' اردو تینوں زبانوں میں یادگار چھوڑا ہے۔ علوم عقلیہ میں جو اہم یادگار چھوڑی ہیں اس کی ایک نامکمل فہرست آپ کے سامنے ہے۔ آپ کا سب سے قیمتی شاہکاری قرآن مجید کا اردو زبان میں سلیس ترجمہ بعنوان "کنزالایمان فی ترجمہ القرآن" ہے جو آپ نے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں مکمل کیا یہ ترجمہ جہاں ایک طرف فنی اعتبار سے مستند ترین ترجمہ ہے تو دوسری

Marfat.com

طرف مکمل سائنٹیفک ترجمان ہے۔ دوسرا اہم ترین شاہکار فتاوی رضویہ ہے جو ۱۲ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے۔ ہر جلد جہازی سائز پر مشتمل ہے جو ایک ضخیم علمی تحقیقی خزانہ ہے اگرچہ یہ فقہی مسائل پر مشتمل ہے لیکن یہ منقولات کے ساتھ ساتھ معقولات کے تمام علوم و فنون کا احاطہ کرتا ہے۔ مثلاً" ریاضی و جغرافیہ جیسے علوم سے مسائل شرعیہ کا استخراج'(۱۲) مسافت قصر کا تعین علم توقیت / جغرافیہ / ارضیات کی روشنی میں(۱۳) اوقات صوم و صلوۃ علم ہیئت/ توقیت کے قواعد کی روشنی میں'(۱۴) بینکاری' اقتصادیات معاشیات کی روشنی میں' شرعی توجیہات'(۱۵) علم زیجات / ریاضی / فلکیات کی مدد سے رویت ہلال کے مسائل کا حل۔(۱۶) وغیرہ

فتاوی رضویہ جلد اول اگرچہ صرف کتاب طہارت پر مشتمل ہے لیکن ضمنی مسائل کے اندر علوم عقلیہ کی تشریحات میں مکمل دسترس کا ثبوت دیا ہے مثلاً"

۱۔ پانی میں رنگ ہے یا نہیں

۲۔ پانی کا رنگ سفید ہے یا سیاہ

۳۔ کیا سبب ہے کہ موتی' شیشہ' بلور پیسنے سے خوب سفید ہو جاتے ہیں

۴۔ رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں معلوم ہوتا ہے

۵۔ آئینہ میں درز پڑ جائے تو وہاں سفیدی کیوں معلوم ہوتی ہے

۶۔ آئینہ میں اپنی صورت اور چیزیں کس طرح نظر آتی ہیں

۷۔ آئینہ میں داہنی جانب بائیں اور بائیں جانب داہنی کیوں نظر آتی ہے

۸۔ برف کے سفید آنے کا سبب

۹۔ شعاعیں جتنے زاویے پر جاتی ہیں اتنے ہی پر پلٹتی ہیں

Marfat.com

۱۰۔ رنگتیں تاریک میں موجود رہتی ہیں

۱۱۔ پتھر کس طرح بنتا ہے اور پتھروں کی مختلف اقسام

۱۲۔ پارہ آگ پر کیوں نہیں ٹھہرتا

۱۳۔ معدنیات میں ۴ قسمیں ناقص ترکیب ہیں

۱۴۔ چاروں عنصروں میں ایک دوسرے سے تبدیلی کی بارہ صورتیں

۱۵۔ اجزائے ارضیہ بلاواسطہ بھی آگ ہو جاتے ہیں

۱۶۔ کان کی ہر چیز گندھک وپارے کی اولاد ہے

۱۷۔ گندھک نر ہے یا مادہ

۱۸۔ قطر و محیط کی نسبت

۱۹۔ دائرے کے قطر و محیط و مساحت سے جو ایک چیز معلوم ہوتی ہے وہ معلوم کرنے کا طریقہ مصنف

۲۰۔ مٹی کی اقسام اور ان کی درجہ بندی وغیرہ (۱۷)

فتاوی رضویہ کی تمام مجلدات میں سائنسی موضوعات پر رسائل و تحریر ملتی ہے فتاوی رضویہ جلد ہفتم کا مطالعہ کیجیئے تو اقتصادیات' معاشیات' بینکاری اور دیگر لین دین کے تمام مسائل سمیٹے ہوئے ہے اگر تحقیق کی نگاہ سے اس کا مطالہ کیا جائے اسلامی نظام مالیات کی یہ نادر کتاب ہے جو ہر جگہ مسلمان معاشرہ کے لئے ضروری ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو سائنسی علوم پر بھی اتنی ہی دسترس حاصل تھی جتنی دینی علوم پر' آپ کے سامنے دینی' سائنسی منقولات یا معقولات کا کوئی بھی پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ ہوتا تو آپ فی الفور اور فی البدیہہ 'اس کا جواب تحریر فرمادیتے یا

Marfat.com

زبانی بتا دیتے اور خوبی یہ ہوتی کہ کتابوں کی مدد کے بغیر اس مسئلے کا حل پیش فرمادیتے مثلاً" دوسرے حج کے موقع پر ۱۳۲۳ھ میں علماء حرمین شریفین نے دو اہم مسئلوں کے سلسلے میں آپ سے استفسار کیا۔ ایک کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطائی علم غیب سے تھا اور دوسرے کا تعلق کاغذ کے نوٹ کا مسئلہ تھا جو اقتصادیات اور معاشیات سے متعلق تھا آپ نے استفتاء کے جواب میں مسئلہ علم غیب پر عربی زبان میں صرف ۸-۱۰ گھنٹوں میں ۲ نشست کے اندر بخار کے عالم میں بغیر کسی کتاب، کتابچہ کی مدد کے ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ایک مدلل جواب بعنوان "الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" (۱۳۲۴ھ) اپنے بڑے صاجزادے حجتہ الاسلام مفتی حامد رضا خاں (متوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۲ء) کو املا کروادی اسی طرح دوسری کتاب نوٹ کے مسئلہ پر عربی زبان میں چند گھنٹوں میں بغیر کتب کی مدد کے "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" (۱۳۲۴ھ) جیسی ممتاز کتاب تصنیف فرمائی جو بلا سود بنکاری کے شرعی طریق کار پر منفرد کتاب ہے اور موجودہ بنکاری اور اقتصادی مسائل کی اہم ضرورت بھی ہے اس طرح مسائل جدیدہ کے موضوع پر سینکڑوں کتب و رسائل تصنیف فرمائے دوران تصنیف آپ کم ہی کتابوں سے استفادہ کرتے اس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی ایک کتاب نظر سے گزر جاتی وہ آپ کے ذہن میں محفوظ رہتی جس طرح آج کمپیوٹر پوری کتاب کو محفوظ کرلیتا ہے جس وقت کوئی مسئلہ منقولات یا معقولات کا درپیش آتا آپ کا ذہن اس مسئلہ کو اسی لمحہ حل کر دیتا جس طرح بٹن دباتے ہی کمپیوٹر رزلٹ دے دیتا ہے آپ کی بے پناہ ذہانت و فطانت کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے سان فرانسسکو (امریکہ) کے ایک ہیئت داں (Astronomist) پروفیسر البرٹ ایف پوٹا نے ایک دفعہ یہ

Marfat.com

پیشن گوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو آفتاب کے سامنے بیک وقت کئی ستاروں کے اجتماع اور ان کی مجموعی کشش کے نتیجے میں بڑے بڑے گھاؤ پڑیں گے جس سے امریکہ میں خصوصاً" اور دنیا میں عموماً" زبردست تباہی مچے گی۔ یہ پیشنگوئی بھارتی اخبار ایکسپریس بانکی پور پٹنہ کے ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء کے شمارے میں شائع ہوئی (۱۸)

امام احمد رضا کے سامنے جب علامہ ظفرالدین بہاری (متوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء مصنف صحیح البہاری ۶ جلدیں) نے اس پیشنگوئی پر استفسار کیا تو آپ نے اس کو لغو قرار دیا اور اس امریکی ہیئت داں کی رد میں ایک سائنٹیفک رسالہ اردو زبان میں بعنوان "معین مبین بہردور شمس و سکون زمین" (۱۳۳۸ھ) مکمل کیا جو لاہور سے مجلس رضا نے طبع کروایا تھا اس کا انگریزی ترجمہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا تھا۔

اس رسالے کے علاوہ آپ نے آئن اسٹائن اور آئزک نیوٹن کے خیالات کا بھی تعاقب کرتے ہوئے ۳ مزید سائنسی رسال تحریر فرمائے۔

۱۔ **الکلمتہ الملہمتہ فی الحکمتہ المحکمہ لوھاء فلسفتہ المشئمہ (۱۳۳۸ھ)**

(مطبوعہ انڈیا)

۲۔ فوزمبین در رد حرکت زمین (۱۳۳۸ھ ۱۹۸۹ء میں بریلی سے مکمل شائع ہوا)

۳۔ نزول آیات قرآن .سکون زمین و آسمان (۱۳۳۸ھ) مطبوعہ لاہور

امام احمد رضا نے یہ رسائل لکھ کر علم ہیئت کے میدان میں تہلکہ مچا دیا کیوں کہ آپ نے نیوٹن آئین اسٹائن اور البرٹ ایف پورٹا کے پیش کئے ہوئے ان کے بنیادی قانون کا رد فرمایا اور قرآن سے ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے' سورج اور دوسرے سیارے زمین کے گرد گردش میں مصروف ہیں۔ آپ نے رد میں ۱۰۵

Marfat.com

دلیلیں قائم کیں جن میں سے ۱۵ دلیلیں سابقہ کتابوں کی ہیں اور ۹۰ دلائل خود آپ نے تنہا قائم کئے۔(۱۹)

نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات سے تمام دنیا واقف ہے مگر ہم کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے اس عظیم **سائنسداں** کے تعاقبات اور تنقیدات کا مطالعہ کریں اور دنیا کے سامنے پیش کریں کیونکہ اول تو آپ ان کے معاصرین میں ہیں دوم آپ بات دلائل سے کرتے ہیں جو عین **سائنسی** ہوتے ہیں آپ کی کتاب رد حرکت زمین کا جب پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام (نوبل انعام یافتہ) نے مطالعہ کیا اور اپنے خیال کا اظہار ایک مکتوب میں کیا جو ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے نام لکھا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔(۲۰)

"مجھے خوشی ہوئی کہ حضرت مولانا نے اپنے دلائل میں (Logical Axiomatic) پہلو مد نظر رکھا ہے۔"

آپ کے فلسفہ رد حرکت زمین کے سلسلے میں پروفیسر ابرار حسین علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رقمطراز ہیں(۲۱)

"اعلیٰ حضرت کی ضرب دراصل نیوٹن کے نظریات پر ہے.... اعلیٰ حضرت کی تحریر کو سرسری نظر سے دیکھ کر رد کر دینا میرے خیال میں غیر سائنسی فعل ہے خصوصاً اس صورت میں جب نامور **سائنسداں** بھی اس قسم کے نظریات آج بھی رکھتے ہیں۔"

امام احمد رضا ہیئت، طبیعیات، فلکیات کے ساتھ ہی ساتھ علم ریاضی، ہندسہ کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ علوم ریاضی پر بے شمار رسائل تصنیف فرمائے ہیں اور بہت سی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں اور مختلف موقعوں پر حیرت انگیز جواب بھی

Marfat.com

دیئے ہیں۔ مثلاً" ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں برصغیر پاک و ہند کے ماہر ریاضی داں اور علی گڑھ یونیورسٹی کے سابق شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے علم المربعات سے متعلق ایک سوال اخبار دبدبہ سکندری (رام پور) میں شائع کروایا کہ کوئی ریاضی داں اس کا جواب دے چنانچہ جب اعلیٰ حضرت کے سامنے وہ سوال پیش کیا گیا تو آپ نے نہ صرف جواب شائع کروایا بلکہ اپنی طرف سے ایک سوال اس جواب کے ساتھ پیش کیا۔ اعلیٰ حضرت کے سوال کا جواب بھی سر ضیاء الدین نے اخبار میں شائع کروایا اعلیٰ حضرت نے ڈاکٹر ضیاء الدین کے جواب کی تغلیط فرما کر ڈاکٹر صاحب کو حیرت میں ڈال دیا کہ ایک عالم دین دینی اور تدریسی زندگی بسر کرنے والا اتنا بڑا ریاضی داں بھی ہے۔(۲۲)

ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو ایک دفعہ پھر ریاضی کے مسئلہ میں دشواری پیش آئی اور جس کے حل کے لئے وہ جرمنی جانا چاہتے تھے لیکن پروفیسر علامہ سید سلیمان اشرف بہاری متوفی (۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) صدر شعبہ دینیات علی گڑھ یونیورسٹی جو امام احمد رضا کے تلمیذ و خلیفہ بھی ہیں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو لے کر بریلی حاضر ہوئے اور جب سر ضیاء الدین نے اپنا لاینحل (Probablity) کا سوال آپ کے سامنے زبانی پیش کیا تو آپ نے فوراً" اس کا حل پیش کر دیا بعد میں سر ضیاء الدین نے اپنے تاثرات میں فرمایا:

" میرے سوال کا جواب بہت مشکل اور لاینحل تھا۔ آپ نے ایسا فی البدیہہ جواب دیا گویا اس مسئلے پر عرصے سے ریسرچ کر رہے ہوں۔ اب ہندوستان میں اس کا کوئی جاننے والا نہیں۔"(۲۳)

اسی طرح امام احمد رضا نے علم صوتیات کے موضوع پر ایک رسالہ

Marfat.com

بعنوان "البیان شافیا لفونو غرافیا" (۱۳۲۶ھ) میں قلمبند فرمایا۔ اگرچہ اس کا موضوع بھی فقہی ہے مگر حقیقت میں سائنسی ہے اور آوازوں کی لہروں سے تعلق رکھتا ہے اس کے علاوہ بھی علم ہیئت / طبیعیات پر کئی رسائل فتاویٰ رضویہ کی زینت ہیں۔ علم ہیئت کے ساتھ ساتھ علم نجوم / توقیت / تکسیر پر کمال حد ایجاد کے درجہ پر تھا۔ چنانچہ ظفرالدین بہاری حیات اعلیٰ حضرت میں ص ۵۹ پر رقمطراز ہیں۔

"ہیئت و نجوم میں کمال کے ساتھ علم توقیت میں کمال حد ایجاد کے درجہ پر تھا یعنی اگر انہیں فن کا موجد کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔"

امام احمد رضا نے علوم عقلیہ کے حوالے سے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کی ندرت یہ ہے کہ پہلے حمد و ثناء بیان فرماتے ہیں پھر قرآن مجید کے حوالے دیتے ہیں اس کے بعد اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں پھر اقوال سلف صالحین سے دلائل مضبوط کرتے ہیں' ان تمام دلائل کو یکجا کرنے کے ساتھ ساتھ ترتیب نو کرتے ہیں اور آخر میں اپنے قول پیش فرماتے ہیں گویا سائنسی رسالہ بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قران مجید و احادیث پر آپ کی بڑی گہری اور وسیع نظر تھی۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آپ نے قرآن اور سائنس کو کبھی علیحدہ نہ کیا اور ہر سائنسی موضوع پر لکھ کر یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں تمام تعلیم موجود ہے اسی وجہ سے امام احمد رضا کا انداز فکر منطقی ہوتے ہوئے بھی مذہبی تھا وہ کسی علم و فن کو مذہب سے علیحدہ تصور نہ کرتے۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ پروفیسر حاکم علی (۲۴) (المتوفی ۱۹۴۴ء) جو اسلامیہ کالج لاہور میں ریاضی کے استاد تھے اور اپنے فن میں یگانہ روزگار تھے انہوں نے امام احمد رضا سے نظریہ حرکت زمین کے متعلق استفسار

Marfat.com

کرتے ہوئے اپنے ایک مکتوب میں آپ کو لکھا۔(۲۵)

"غریب نواز کرم فرما کر میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تو پھر انشاء اللہ سائنس کو اور سائنسدانوں کو مسلمان کیا ہوا پائیں گے۔"

امام احمد رضا نے اس کا جو جواب قلمبند کیا وہ مسلمان سائنسدانوں کے لئے قابل توجہ ہے آپ نے لکھا۔(۲۶)

محب فقیر! سائنس یوں مسلمان نہ ہو گی کہ اسلامی مسائل کو آیات و نصوص میں تاویلات و دور از کاد کر کے سائنس کے مطابق کر لیا جائے یوں تو معاذ اللہ! اسلام نے سائنس قبول کی نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہو گی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے' سب میں مسئلے اسلامی کو روشن کیا جائے' دلائل سائنس کو مردود پامال کر دیا جائے' جا بجا سائنس کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا اثبات ہو' سائنس کا ابطال و اسکات ہو' یوں قابو میں آئے گی اور یہ آپ جیسے فہیم سائنسداں کو باذنہ تعالیٰ دشوار نہیں۔"

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سابق پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر ابن حضرت مفتی محمد مظہر اللہ مجددی نقشبندی دہلوی (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) امام احمد رضا کے فکری انداز کے سلسلے میں اپنی تالیف "حیات امام احمد رضا خاں" صفحہ ۱۱۳ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"مولانا بریلوی نے جس انداز فکر کی نشاندہی کی ہے اگر اس کو اپنا لیا جائے تو آج ہمارے پڑھے لکھے نوجوان جدید افکار و خیالات سے اتنے مرعوب اور اسلامی فکر و خیال سے اتنے بیگانہ نظر نہ آتے بلکہ راقم کا تو یہ خیال ہے کہ خود سائنس داں قرآن سے روشنی حاصل کرتے جہاں وہ آج پہنچے ہیں صدیوں قبل پہنچ چکے

Marfat.com

ہوتے"

امام احمد رضا خاں قرآن پاک کے ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کے بھی ماہر تھے چنانچہ آپ نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس بات کا خاص اہتمام فرمایا ہے کہ آیت جس موضوع کو بیان کررہی ہے اسی علم کی اصطلاح میں اس کا ترجمہ کیا' اس سے ان کے علوم قرآن کی گہرائی اور گیرائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے دوسری جانب ان کے ہم عصر یا ماقبل اور نہ ہی ان کے بعد کے مترجمین قرآن نے اس بات کا خیال رکھا اس لحاظ سے مترجمین کی صف میں آپ منفرد مترجم قرآن ہیں جو موضوع کے اعتبار سے اصطلاح استعمال کرتے ہیں یعنی لفظوں کا چناؤ اس علم کی اصطلاح میں فرماتے ہیں جو علم اس آیت میں ظاہر ہورہا ہے یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ کو تمام ہی علوم و فنون پر اللہ کی عطا سے قدرت حاصل تھی اس لئے آپ نے اصطلاح ہمیشہ موضوع کے اعتبار سے استعمال کی... دیگر مترجمین اس معیار کا ترجمہ نہ کرسکے کیونکہ ان میں کوئی بھی سائنسی علوم سے واقف کار نہ تھا مگر اعلیٰ حضرت عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ چونکہ عظیم **سائنسدان** بھی ہیں لہٰذا آپ کا ترجمہ پڑھ کر جہاں ایک دینی عالم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا وہیں علوم عقلیہ کا ماہر بھی امام احمد رضا سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتا اور وہ یہ جان کر خوش ہوتا ہے کہ سائنسی قانون جو آج پیش کئے جارہے ہیں ہمارا قرآن ۱۴ سو سال قبل پیش کرچکا ہے۔ مثلاً"

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ انسان زمین کے کناروں سے نکل کر فضاؤں کو چیرتا ہوا چاند پر قدم رکھنے کے قابل ہوگیا۔ اب اس حقیقت کے لئے دو باتیں قرآن سے مطلوب ہیں پہلی یہ کہ کیا انسان زمین کے کناروں / حدود سے باہر

Marfat.com

نکل سکتا ہے یا نہیں (اور نکلنے والا کافر ہو گا یا مسلم) دوسری بات یہ کہ آیا انسان چاند یا دوسرے سیاروں پر پہنچ سکتا ہے یا نہیں۔ ان دونوں سوالوں کا جواب قرآن پاک میں سوائے امام احمد رضا کے ترجمے کے اور کسی مترجم کے ہاں نہیں ملتا۔ قرآن پاک نے ان دونوں سوالوں کی حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن○(الرحمن آیت ۳۳)

اے جن و انس کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان و زمین کے کناروں سے نکل کر جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔(ترجمہ کنز الایمان)

امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن سے یہ ثابت ہوا کہ زمین کے کناروں سے نکلنا آسان تو نہیں مگر اگر نکل بھی جائیں تو سلطنت اسی کی رہے گی یعنی وہ اس زمین کا بھی خدا ہے اور جس جگہ بھی انسان چلا جائے وہاں اسی کی خدائی ہے۔ آپ نے **لا تنفذون الا بسلطن** کا ترجمہ فرمایا کہ جہاں نکل جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے اور یہ عین سائینٹفک ترجمہ ہے کیونکہ اس میں کوششوں کے بعد زمین کے کناروں سے نکلنے کا اشارہ موجود ہے کہ انسان ترقی کرکے اس دور میں داخل ہو گا کہ جب وہ زمین کے کناروں سے نکل سکے گا اور آج ہزاروں لاکھوں آدمی فضائی سفر کرتے ہیں زمین سے تیس ہزار سے ۴۰ ہزار فٹ بلندی پر پہنچ جاتے ہیں۔ انسان نے جہاز کے بعد راکٹ بنائے جو لاکھوں میل دور کی سیر کر سکتے ہیں اسی میں ایک راکٹ اپالو نام کا چاند پر بھی گیا اور اب انسان کا سفر چاند سے بھی دور مریخ کی طرف ہے جو زمین کے کنارے سے کروڑوں میل دور ہے زمین کے کناروں سے نکلنا ممکن ہوتا تو

Marfat.com

کسی طرح کوئی بھی انسان ہزار کوشش کے باوجود نہیں نکل پاتا اور اگر یہ قرآنی قانون حتمی ہوتا کہ تم زمین کے کناروں سے نہ نکل سکو گے تو قانون خداوندی کے خلاف انسان یہ کام انجام نہیں دے سکتا تھا مگر قرآن اشارۃ" بتا رہا ہے کیونکہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ اس میں ہر شے کی تفصیل موجود ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا نے اس نکتے کو جب قرآن میں تلاش کیا تو قرآن نے جواب دیا کہ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے جب کہ دیگر مترجمین کے ترجموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا زمین کے کناروں سے نکلنا محال ہے مثلاً":۔

۱۔ **لاتنفذون الابسلطن○**

نہ پیٹھ جاؤ گے تم مگر غلبہ کے (شاہ رفیع الدین)

۲۔ مگر بدون زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے ہی نہیں) (مولوی اشرف علی تھانوی)

۳۔ اور زور کے سوا تم نکل سکتے ہی نہیں۔ (مولوی فتح محمد جالندھری)

۴۔ مگر کچھ ایسا ہی زور ہو تو نکلو (ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)

۵۔ تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے۔ (مرزا بشیر الدین)

۶۔ تم بغیر قوت اور غلبہ کے نکل ہی نہیں سکتے (مولوی فرمان علی)

۷۔ نہیں بھاگ سکتے اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔ (مولوی مودودی)

اسی طرح دوسرے سوال کا جواب کہ آیا کہ انسان زمین کے علاوہ کسی اور سیارے پر قدم رکھ سکتا ہے یا نہیں اس جواب کی گنجائش بھی صرف امام احمد رضا کو نظر آئی اگرچہ ان کے زمانے میں انسان نے چاند پر قدم نہیں رکھا تھا مگر انسان کی [illegible] لو انہوں نے دیکھ لیا تھا اور قرآن کو بھی انہوں نے بغور سمجھا لہٰذا

Marfat.com

مندرجہ ذیل آیت سے استنباط فرمایا:۔

والقمر اذا اتسق○لترکبن طبقا عن طبق○فما لہم لا یومنون○

(الانشقاق یت ۱۸۔۲۰)

اور چاند کی قسم جب کامل ہو جائے○ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے○ تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے○

یہاں آپ نے **لترکبن طبقا عن طبق** کا ترجمہ منزل بہ منزل چڑھنا فرما کر یہ بتا دیا کہ انسان جب فضاؤں کو چیرتا ہوا باہر نکلے گا تو ضرور اس کی کوئی دوسری منزل ہو گی اور صورت کی ۱۸ ویں آیت یہ بھی اشارہ کر رہی ہے کہ وہ منزل چاند ہو گی اور ممکن ہے کہ منزل بہ منزل انسان چڑھتا ہی چلا جائے اور ۲۰ ویں آیت یہ بھی اشارہ کر رہی ہے کہ یہ انسان جو چاند یا کسی اور سیارہ پر قدم رکھے گا وہ مسلمان نہیں کافر ہو گا اور دنیا گواہ ہے کہ چاند پر پہلا قدم رکھنے والے (۲۷) دونوں امریکی خلاباز نیل آرمسٹرانگ اور ایڈن ایلڈرن کافر تھے۔ اب اگر قرآن یہ بات بتانے سے قاصر رہے کہ آیا انسان کسی دوسرے سیارے پر قدم رکھے گا یا نہیں اور انسان قدم رکھ لے تو اتنی بڑی ترقی اگر قرآن نہ بتا سکے تو پھر قرآن کا یہ وعدہ درست نہیں رہتا کہ ہر خشک اور تر کا ذکر قرآن میں موجود ہے یا ہر شے کی تفصیل موجود ہے لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے خاص کر آج کل کے دور میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم پر دسترس بھی ضروری ہے۔ امام احمد رضا نے ایسے ہی لفظوں کا جناؤ کر کے جہاں مذہبی اور دینی قانون کی پابندی کی ہے تو دوسری طرف دیگر علوم و فنون کی معلومات کی بھی بڑی نپے تلے لفظوں میں ترجمانی کی ہے اب اسی آیت کا ترجمہ جو دیگر مترجمین کرتے ہیں اس سے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ

Marfat.com

آیت انسان کی اس ترقی کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ چند تراجم ملاحظہ کیجیے:۔

لترکبن طبقا عن طبق○(الانشقاق)

۱۔ البتہ سوار ہو گے تم ایک حالت پر ایک حالت سے (شاہ رفیع الدین دہلوی)

۲۔ کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کو پہنچنا ہے (مولوی اشرف علی تھانوی)

۳۔ کہ تم درجہ بدرجہ (رتبہ اعلیٰ) پر چڑھو گے (مولوی فتح محمد جالندھری)

۴۔ کہ تم لوگ اسی طرح درجہ بدرجہ منزل ہستی کو طے کرو گے (ڈپٹی نذیر احمد)

۵۔ تم ضرور درجہ بدرجہ ان حالتوں کو پہنچو گے (مرزا شبیر الدین)

۶۔ کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے۔ (مولوی فرمان علی)

۷۔ تم کو ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرتے چلے جانا ہے (مولوی مودودی)

ان تراجم کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں امام احمد رضا جیسا متجر عالم اور کوئی نہیں۔ بات آپ نے بھی وہی کہی مگر الفاظ کے چناؤ نے دینی معلومات کے ساتھ ساتھ سائنسی پہلو بھی واضح کر دیا آپ کی وسعت نظری کا اندازہ علم ارضیات کے حوالے سے بھی ملاحظہ کیجیے۔ قرآن پاک کی سورہ النزعت کی ۳۰ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

والارض بعد ذلک دحھا○(النزاعت)

اور اس کے بعد زمین پھیلائی (ترجمہ کنز الایمان)

دیگر تمام اردو مترجمین نے لفظ "دحھا" کے معنی پھیلنے کے بجائے "جمانا" کیے

Marfat.com

ہیں جبکہ پھیلنا اور جمنا دو مختلف مفہوم رکھتے ہیں جمانے سے جو مفہوم ذہن میں آتا ہے وہ یہ کہ کوئی چیز تہہ بہ تہہ ایک کے اوپر ایک جم رہی ہو۔ اور پھیلنا کا مفہوم یہ بتاتا ہے کہ کسی چیز کا حجم بڑھ رہا ہے۔ علوم ارضیات زمین کے متعلق یہ معلومات فراہم کرتی ہے کہ زمین جب سے وجود میں آئی ہے برابر پھیل رہی ہے(۲۸) یہ عمل اس طرح جاری ہے کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے سمندروں یعنی بحرہند، بحر اوقیانوس وغیرہ میں بیچ و بیچ ۵ تا ۶ میل گہری سمندری خندقیں (Oceanic Trenches) پائی جاتی ہیں یہ خندقیں ہزاروں میل لمبی ہیں اور ان خندقوں سے ہروقت گرم گرم پگھلا ہوا لاوا (Lava) نکل رہا ہے اور او[illegible] نے کے بعد یہ دونوں جانب ٹھنڈا ہو کر سخت ہو جاتا ہے جب نیا لاوا نکلتا ہے تو پہلے سے جمع شدہ تہہ دائیں بائیں جانب سرکتی ہے اس کے سرکنے سے اگلی تہہ سرکتی ہے اور یوں پورا خشک براعظم بھی سرکتا ہے اور سمندر پیچھے چلا جاتا ہے زمین بلند ہو جاتی ہے یہ عمل اگرچہ بہت آہستہ ہوتا ہے لیکن برابر جاری رہتا ہے(۲۹) زمین برابر اس پھیلاؤ کی وجہ سے اٹھ بھی رہی ہے اور اس پھیلاؤ کی رفتار مختلف براعظموں میں مختلف ہے کوئی براعظم ۳ سینٹی میٹر ہر سال اوپر اٹھ جاتا ہے کوئی 4cm۔ براعظم ایشیا کا برصغیر پاک و ہند کا حصہ 3.5cm ہر سال اوپر اٹھ جاتا ہے جبکہ بحرہ عرب برابر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اس قدرتی عمل سے زمین برابر پھیلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس پھیلاؤ کا ذکر سورہ النزعت کی ۳۰ ویں آیت میں کیا اور امام احمد رضا نے قدرت کے اس عمل کو سمندر کی ۶ میل نیچے تہہ میں دیکھ لیا اور اسی عمل کو علم ارضیات کی اصطلاح میں بیان کیا ہے کہ "اس کے بعد زمین پھیلائی" زمین کے پھیلنے کے اس عمل کو صرف امام احمد رضا جیسا **سائنسداں** ہی دیکھ سکا

Marfat.com

کیونکہ ظاہری لفظوں کے ساتھ ساتھ وہ قرآن کا باطن بھی سمجھتے ہیں۔ جبکہ اردو زبان کے تمام مترجمین جن کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ ہے کوئی بھی مترجم آیات کا ترجمہ آیت میں موجود علم کی اصطلاح کے مطابق نہ کر سکا جس علم کے متعلق وہ آیت خود اشارہ کرتی ہے۔ مترجمین قرآن میں امام احمد رضا واحد مترجم ہیں جنہوں نے ترجمہ قرآن میں علوم و فنون کے تمام زاویوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کیا اس دعوی کی دلیل میں ایک اور مثال پیش کرتا ہوں کہ امام احمد رضا جامع الکتاب (قرآن) کے جامع العلوم عالم اور نکتہ داں تھے۔

راقم علم ارضیات میں ایم ایس سی ہے اور گزشتہ ۱۵ سال سے جامع کراچی کے شعبہ ارضیات میں تدریسی خدمت انجام دے رہا ہے اس لئے میری نظر جب ترجمہ قرآن پر پڑتی ہے تو میں ان آیات میں وہ قانون تلاش کرتا ہوں جو زمین کی پیدائش اور اس کے ارتقاء سے تعلق رکھتے ہیں مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ کسی ترجمہ میں مجھے اس علم کے متعلق خصوصا" اور دیگر علوم سے متعلق عموما" ایسی اصطلاحات نہیں ملتیں جو قرآنی آیات کی حکمت پر روشنی ڈالیں مثلا" علم ارضیات میں یہ قانون عام ہے کہ زمین جب پیدا کی گئی تو یہ آگ کا گولہ تھی اس کے بعد یہ ٹھنڈا ہونا شروع ہوئی۔ ٹھنڈا ہونے کے دوران یہ برابر ہچکولے کھاتی رہی یعنی اس میں تھرتھراہٹ تھی اور زمین کو قرار نہ تھا اس کے ساتھ ساتھ زمین کے اوپر پہاڑ بننا شروع ہوئے زمین اگرچہ اوپر سے ٹھنڈی ہو گئی مگر اس کے اندر گرم لاوا مائع کی شکل میں موجود رہا پہاڑ جو سمندر کے اندر اور سمندر کے باہر بھی موجود ہیں اسی گرم لاوا کے اوپر لنگر انداز ہیں بالکل اسی طرح جس طرح سمندری جہاز سمندر میں لنگر انداز ہوتا ہے اور جہاز کے لنگر جہاز کو جنبش سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

قدرت نے پہاڑوں کے لنگر ڈال کر زمین کی تھرتھراہٹ اور اس کی جنبش کو روکے رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ زمین ہم کو ساکن محسوس ہوتی ہے۔ جب کہیں اس قدرتی لنگر میں فرق آتا ہے' اس کا توازن بگڑتا ہے تو ان مقامات پر زلزلے آجاتے ہیں اور بعض وقت آتش فشاں ابلنے لگتا ہے کیونکہ ان پہاڑوں کے نیچے ہر جگہ آتش فشاں یا لاوا موجود ہے کہیں اس کی گہرائی چند میل ہے اور کہیں ہزاروں فٹ ہے مگر سخت زمین کے نیچے لاوا ہی لاوا ہے۔ زلزلے کو جو کیفیت ہم کو چند ساعت کے لئے نظر آتی یا محسوس ہوتی ہے زمین کی پیدائش کے وقت پوری زمین اسی طرح ہلتی تھی اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنا کر اس سے لنگر اندازی کرائی اور زمین میں سکوت پیدا کیا اس سارے علم کو علم ارضیات میں (۳۰) (Isostatic Theory) کہتے ہیں۔ قرآن نے بھی زمین کی پیدائش کے متعلق کئی انداز میں تذکرہ کیا ہے لیکن متعدد مترجم نے قرآن کی آیات کا لفظی / لغوی ترجمہ تو بے شک کیا ہے لیکن ان آیات کے پیچھے جو علم کا سمندر ہے اس کو سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مترجم ظاہری الفاظوں کی عکاسی کرتے ہیں مگر مولانا احمد رضا خان اس باطنی عمل کو سمجھتے ہوئے لفظوں کا چناؤ کر کے اس علم کی بھی عکاسی کرتے ہیں جس علم کے لئے وہ آیت نشاندہی کر رہی ہے مثلاً سورہ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وجعلنانی الارض رواسی ان تمیدبھم ص......(۳۱) الانبیاء

۱۔ اور زمین میں ہم نے لنگر ڈالے کہ انہیں لے کر نہ کانپے......(امام احمد رضا)

۲۔ اور رکھ دیئے ہم نے زمین میں بھاری بوجھ کبھی ان کو لے کر جھک پڑے (مولوی محمود الحسن دیوبندی)

۳۔ اور رکھے ہم نے زمین میں بوجھ' کبھی ان کو لے کر جھک پڑے (شاہ عبد القادر

Marfat.com

دہلوی)

۴۔ اور ہم نے زمین پر بھاری پہاڑ اس لئے رکھ دیئے تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ہلنے (اور جھکنے) نہ لگے (ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی)

۵۔ اور ہم نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ بنادیئے کہ ایک طرف ان کے ساتھ جھک نہ پڑے (ابوالکلام آزاد)

۶۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے (محمد میمن جوناگڈھی)

۷۔ اور زمین میں ہم نے بھاری بھاری پہاڑ قائم کر دیئے کہ کہیں ان کو لے کر جھک نہ جائے (مقبول احمد دہلوی)

۸۔ اور بنا دیئے ہم نے زمین میں مضبوط پہاڑ کہ کہیں جھک نہ پڑے ان کو لے کر (مولوی فیروزالدین)

ان تمام مترجمین کے ترجموں سے وہ عمل قطعی واضح نہیں ہوتا کہ پہاڑ کس طرح قائم ہیں اور زمین کا سکوت کس طرح قائم کسی بھی مترجم کا ترجمہ (Isostatic Theory) کے مطابقت نہیں کرتا۔ یہ صرف امام احمد رضا کی فکری گہرائی ہے کہ انہوں نے دو لفظوں کے استعمال سے جو قدرتی عمل ہوا اس کو پیش کر دیا کہ پہاڑ ضرور جمائے گئے ہیں یعنی یہ لنگرانداز ہیں اور یہ کھلی حقیقت ہے کیونکہ علم ارضیات سے تعلق رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ پہاڑ کس طرح قائم ہیں۔ آیت کے دوسر حصہ کے ترجموں سے جو بات دیگر تراجم سے حاصل ہوئی وہ یہ کہ زمین لوگوں کے بوجھ سے چونکہ ادھر ادھر جھک جاتی ہے اس لئے پہاڑوں کو جما دیا گیا۔ جبکہ زمین انسان کی پیدائش سے پہلے قرار پا چکی تھی یعنی

Marfat.com

جب حضرت آدم علیہ السلام بحیثیت انسان دنیا میں تشریف لائے تو اس سے پہلے یہ زمین قطعی سکوت میں تھی اور اگر انسانوں کے بوجھ سے زمین ہلتی جلتی تو آج اس کو ضرور ہلتے رہنا چاہیئے کیونکہ روزانہ ہزاروں لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں صرف پاکستان کی مثال لیں کہ لاکھوں مربع میل کے اس علاقے میں صرف کراچی کی آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے جو چند مربع میل میں پھیلی ہوئی ہے جبکہ بلوچستان جو ہزاروں میل میں پھلا ہوا ہے اس کی آبادی چند لاکھ ہے تو پھر کراچی کو لوگوں کے بوجھ سے دب جانا چاہئے جبکہ ایسا نہیں ہو رہا ہے کیونکہ انسانوں کا بوجھ ہوتا ہی کیا ہے کہ جو زمین کے توازن کو تبدیل کر سکے۔ دوسری بات یہ ذہین نشین رہے کہ اس کائنات میں سب سے آخری مخلوق جو پیدا کی گئی وہ انسان ہے اور انسان تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہے یہی وجہ ہے کہ اشرف الخلوق کو اس وقت پیدا کیا جب سب کچھ اس کی خاطر پیدا کر لیا گیا لہٰذا یہ بات درست نہیں کہ انسان کے بوجھ سے زمین ادھر ادھر جھک سکتی ہے بلکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ پہاڑوں کے لنگر اس لئے ڈالے ہیں کہ زمین ان لنگر کے بغیر ادھر ادھر جھک سکتی تھی' اس لئے انسان کی پیدائش سے قبل اس کو قرار دے دیا گیا۔ انسان کو تو اس وقت بھیجا جب یہ زمین اس کے لئے بچھونا بنا دی گئی۔ ان امثال کے بعد یہ بات قطعی واضح ہو گئی کہ امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن تمام اردو تراجم سے زیادہ بہتر اور سائینٹیفک توجیہات کے مطابق ہے۔ یہاں موقع نہیں ورنہ دیگر علوم و فنون سے متعلق بھی آیات کا موازنہ پیش کیا جاتا۔

تمام شواہد اور دلائل اس بات کے مظہر ہیں کہ امام احمد رضا مسلمان سائنسدانوں میں ان چند ہستیوں میں شامل ہیں جن کو دینی اور سائنسی دونوں علوم

Marfat.com

کا مجدد تسلیم کیا جا سکتا ہے مثلاً "امام محمد غزالی علیہ الرحمہ جہاں مذہبی علوم کے مجدد ہیں وہاں وہ فلسفہ، اخلاق، نفسیات جیسے علوم و فنون کے بھی مجدد مانے جاتے ہیں۔(۳۱) اسی طرح امام رازی، البیرونی، ابن سینا، ابن خلدون وغیرہ۔ ان ہی جیسی نابغہ روزگار ہستیوں میں امام احمد رضا کا بھی ایک منفرد اور ممتاز مقام ہے۔ تاریخ میں ہزاروں مسلمان سائنسداں علوم عقلیہ کے امام تسلیم کئے گئے ہیں۔ چند افراد کے سوا ان میں امام علوم نقلیہ کم ہیں اگرچہ ہر کوئی قرآن و حدیث سے استفادہ ضرور کرتا کیونکہ یہ ہی ان کا اول ماخذ تھا لیکن ان علوم پر امام غزالی جیسی دسترس بہت کم کو حاصل تھی۔ امام احمد رضا کو دنیائے اسلام کا مجدد دین و ملت تسلیم کیا گیا ہے(۳۲) مگر علوم عقلیہ کے بھی اکثر فنون میں مجدد نظر آتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ۷۰ سے زیادہ مختلف علوم و فنون پر آپ کے تحقیقی رسائل یادگار ہیں جو آپ کو ایک عظیم مسلمان سائنسداں ثابت کرتے ہیں۔ راقم اس دعوی میں غلط نہیں کہ آپ مجدد دین و ملت اور مجدد علوم جدیدہ ہیں۔ کاش کہ ان کی تمام تصنیفات عام فہم زبان میں دنیا کے سامنے ان کی زبانوں میں پیش کی جاتیں تو میرا دعوی ہے کہ ان کی ہر تحقیقی تصنیف نوبل انعام کی مستحق قرار پاتی اس دعوی کی تائید سر ضیاء الدین کے قول سے ہوتی ہے۔

"اپنے ملک میں معقولات کا جب اتنا بڑا اکسپرٹ (Expert) موجود ہے تو ہم نے یورپ جا کر جو کچھ سیکھا، وقت ضائع کیا۔"

(ماہنامہ تجلیات خطبہ صدارت یوم رضا ۱۳۹۷ھ ناگپور)

مفتی برہان الحق جبلپوری (التوفی ۱۹۸۴ء) تلمیذو خلیفہ امام احمد رضا اور بانی پاکستان محمد علی جناح کے خاص رفیق کار اپنے مشاہدات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کا

Marfat.com

امام رضا سے متعلق خود سنا ہوا یہ قول نقل کرتے ہیں۔(۴۳)

"اتنا زبردست محقق، عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو، اللہ نے ایسا علم دیا کہ عقل حیران ہے، دینی، مذہبی، اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ ریاضی، اقلیدس، جبر و مقابلہ، توقیت ہیئت وغیرہ میں اتنی زبردست قابلیت اور مہارت حاصل ہے کہ میری عقل جس ریاضی کے مسئلے کو ہفتوں غور و فکر کے بعد بھی حل نہ کر سکی حضرت نے چند منٹ میں (بغیر کتابوں کی مدد کے) حل کر کے رکھ دیا، صحیح معنوں میں یہ ہستی "NOBELPRIZE" کی مستحق ہے۔"

امام احمد رضا کی علمی کاوشوں پر جب حکیم محمد سعید جیسے دانشور کی نظر پڑی تو موجودہ دور کے علم طب کے ماہر نے اپنے ایک پیغام میں یہ تاثر لکھا(۴۴)

"گزشتہ نصف صدی میں طبقہ علماء میں جو جامع شخصیات ظہور میں آئی ہیں ان میں مولانا احمد رضا خاں کا مقام بہت ممتاز ہے ان کی علمی دینی اور ملی خدمات کا دائرہ وسیع ہے، تفقہ اور دینی علوم میں فاضل بریلوی کی مہارت کے ساتھ سائنس اور طب کے علوم میں بھی ان کی بصیرت علماء سلف کے اس ذہن و فکر کی نمائندگی کرتی ہے جس میں دینی و دنیاوی علوم ک تفریق نہ تھی، ان کی شخصیت کا یہ پہلو عصر حاضر کے علماء اور دانش گاہوں کے معلمین دونوں کو دعوت فکر و مطالعہ دیتا ہے۔ ان کی تصانیف ہمارے لئے بیش بہا ورثے کی حیثیت رکھتی ہیں، ان کے تحقیقی مطالعہ سے علوم و فنون کے بہت سے گوشے سامنے آسکتے ہیں۔"

امام احمد رضا مغربی دنیا میں بھی متعارف ہو چکے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے علمی ورثے کو جلد از جلد متعارف کرایا جائے مجھے یقین ہے کہ مغربی دنیا کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ جب ان کو تمام علوم و فنون کے اندر نئے اور حقیقت

Marfat.com

پر مبنی خیالات ملیں گے نئے مشاہدات اور زاویوں سے متعارف ہوں گے اور بعید نہیں کہ تاریخ میں بحیثیت مسلمان **سائنسداں**' امام احمد رضا دیگر مسلمان **سائنسدانوں** کی طرح اپنی وسعت علمی کے باعث منفرد مقام کے مستحق مجدد علوم جدیدہ قرار پائیں۔ مغربی دنیا میں کئی ریسرچ اسکالر امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کی تصانیف پر تحقیق فرمارہے ہیں انہیں میں ایک مستشرق پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس بلیان بھی ہیں جو لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ میں ایک سن رسید پروفیسر ایمریٹس (Professor Emeritus) ہیں اور پچھلے دس سال سے امام رضا کی مطبوعات بالخصوص فتاوی رضویہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آپ اپنے ایک خط بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد میں امام احمد رضا کے متعلق ان الفاظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں:(۳۵)

"حقیقت میں وہ ایک عظیم محقق اور فاضل تھے میں نے ان کے فتاوی پڑھے تو میں ان کے وسعت مطالعہ سے بے حد متاثر ہوا...... آپ کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ احمد رضا کو مغرب میں جانا پہچانا چاہیے اور ان کی پذیرائی ہونی چاہیئے۔"

(ترجمہ انگریزی مکتوب ۲۱ نومبر ۱۹۸۶ء لیڈن)

ایک اور خط میں رقمطراز ہیں(۳۶)

"امام رضا کی تصانیف کا جتنا زیادہ مطالعہ کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ ان کے کثرت و دلائل و شواہد سے متاثر ہو جاتا ہوں۔ وہ اپنے موضوعات پر کامل عبور رکھتے ہیں"

(ترجمہ انگیریزی مکتوب ۱۹ جنوری ۱۹۸۷ء لیڈن)

پروفیسر ڈاکٹر بلیان کا ایک اور تاثر جو پاکستان ٹیلی ویژن نے انسائیکلوپیڈیا پروگرام نمبر ۳۸ مورخہ ۲۲ جولائی اور ۱۲ اگست ۱۹۸۹ء میں پیش کیا گیا ملاحظہ

Marfat.com

کیجیئے:۔

نہایت حیرت ہے کہ اب تک مغربی مستشرق دانشوروں نے برصغیر کے اس عظیم امام کو اپنی تحقیق و تصنیف میں افسوسناک حد تک نظرانداز کیا ہے

آخر میں حکیم محمد سعید چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ کے خیالات پر اس مقالے کو ختم کروں گا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"فاضل بریلوی کے فتاوی کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے سائنس و طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کسی لفظ کی معنویت کی تحقیق کے لئے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اس لئے ان کے فتاوی میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً" کیمیا اور علم الاحجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں ان سے ان کی دقت نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں ان کے اس تحقیقی اسلوب و معیار سے دین و طب (سائنس) کے باہمی تعلق کی بھی خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔"(۴۷)

Marfat.com

"ماخذومراجع"

(۱) قرآنی آیات کا ترجمہ "کنزالایمان" سے لیا گیا ہے۔

(۲) پروفیسرڈاکٹر محمد طاہرالقادری تقریر بعنوان "اسلام اور عصرحاضر کا چیلنج منعقدہ تاج محل ہوٹل مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۷ء زیر اہتمام فاران کلب کراچی۔

(۳) ثناالحق صدیقی "بائیبل، قرآن اور سائنس" ص ۱۶ ادارۃ القرآن کراچی ۱۹۸۵ء

Maurice B "The Bible The Qur' and Scince"

Page 14 Published by Begum Aisha Bawany WAKF Karachi

(۴) بائیبل، قرآن، سائنس، ص ۱۸

(۵) پروفیسرڈاکٹر محمد طاہرالقادری، منہاج العرفان فی لفظ القرآن ج اول ص ۸

(۶) پروفیسرڈاکٹر محمد طاہرالقادری مناہج العرفان فی لفظ القرآن جلد ۱ مقدمہ ص ۹

(۷) ابراہیم عمادی ندوی "مسلمان سائنسدان اور انکی خدمات" مطبوعہ ۱۹۸۷ء

(۸) محمد ظفرالدین "حیات اعلیٰ حضرت" جلد اول (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی

(۹) ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی" (۱۹۸۱ء) مطبوعہ کراچی

(۱۰) امام احمد رضا خاں "الاجازہ الرضویہ لمبحل مکتہ البھیہ" (۱۳۲۳ھ) مطبوعہ

(۱۱) مفتی محمد اعجاز ولی ضمیمہ "المعتقد المنتقد" مطبوعہ لاہور ص ۲۶۶

(۱۲) امام احمد رضا خاں فتاویٰ رضویہ ج ۱

(۱۳) امام احمد رضا خاں جد الممتار علی رد المحتار ج اول

(۱۴) امام احمد رضا خاں فتاویٰ رضویہ ج ۲

Marfat.com

(۱۵) امام احمد رضا خاں فتاوی رضویہ ج ۷

(۱۶) امام احمد رضا خاں فتاوی رضویہ ج ۴

(۱۷) مولانا احمد رضا خاں بریلوی فتاوی رضویہ ج اول صفحہ ۵۴۷۔ ۴۹۰ مکتبہ رضویہ کراچی

(۱۸) محمد ظفرالدین بہاری "حیات اعلی حضرت" جلد اول مطبوعہ کراچی

(۱۹) ڈاکٹر محمد مسعود احمد مقدمہ امام احمد رضا اور نظریہ حرکت زمین مطبوعہ کراچی ص ۱۱ ۱۹۸۳ء

(۲۰) ڈاکٹر محمد مسعود احمد امام احمد رضا اور نظریہ حرکت زمین کراچی ۱۹۸۳ء ص ۱۸

(۲۱) ایضا" ص ۱۹

(۲۲) ظفرالدین بہاری حیات اعلی حضرت جلد اول ۱۵۶

(۲۳) ظفرالدین بہاری حیات اعلی حضرت جلد اول مطبوعہ کراچی ص ۱۵۳

(۲۴) اقبال احمد فاروقی تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ لاہور

(۲۵) پروفیسر محمد مسعود احمد "حیات امام احمد رضا خاں بریلوی" مطبوعہ کراچی ص: ۱۱۲

(۲۶) ایضا" ص: ۱۱۳

(۲۷) اخبار جنگ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء

(۲۸) SAWKINS F-S ET- AL 1978 THE EVOLVING EARTH 2nd ed.PAGE 153

(۲۹) SAWKINS F-S ET- AL 1978 THE EVOLVING EARTH 2nd ED

Marfat.com

(۳۰) HLOMES 1972 PRINCIPLES OF PHYSICAL GEOLOGY ARTHUR

(۳۱) ابراہیم عمادی ندوی مسلمان **سائنسداں** اور ان کی خدمات مطبوعہ کراچی

(۳۲) ڈاکٹر محمد مسعود احمد امام احمد رضا اور عالم اسلام مطبوعہ کراچی ص ۶۴

(۳۳) محمد برہان الحق جبلپوری اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور ص ۶

(۳۴) حکیم محمد سعید مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۸ء ص ۱۵ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

(۳۵) معارف رضا شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء ص ۶۸ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

(۳۶) معارف رضا شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء ص ۸۶ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

(۳۷) ایضاً ”شمارہ نہم ۱۹۸۹ء ص ۱۰۰

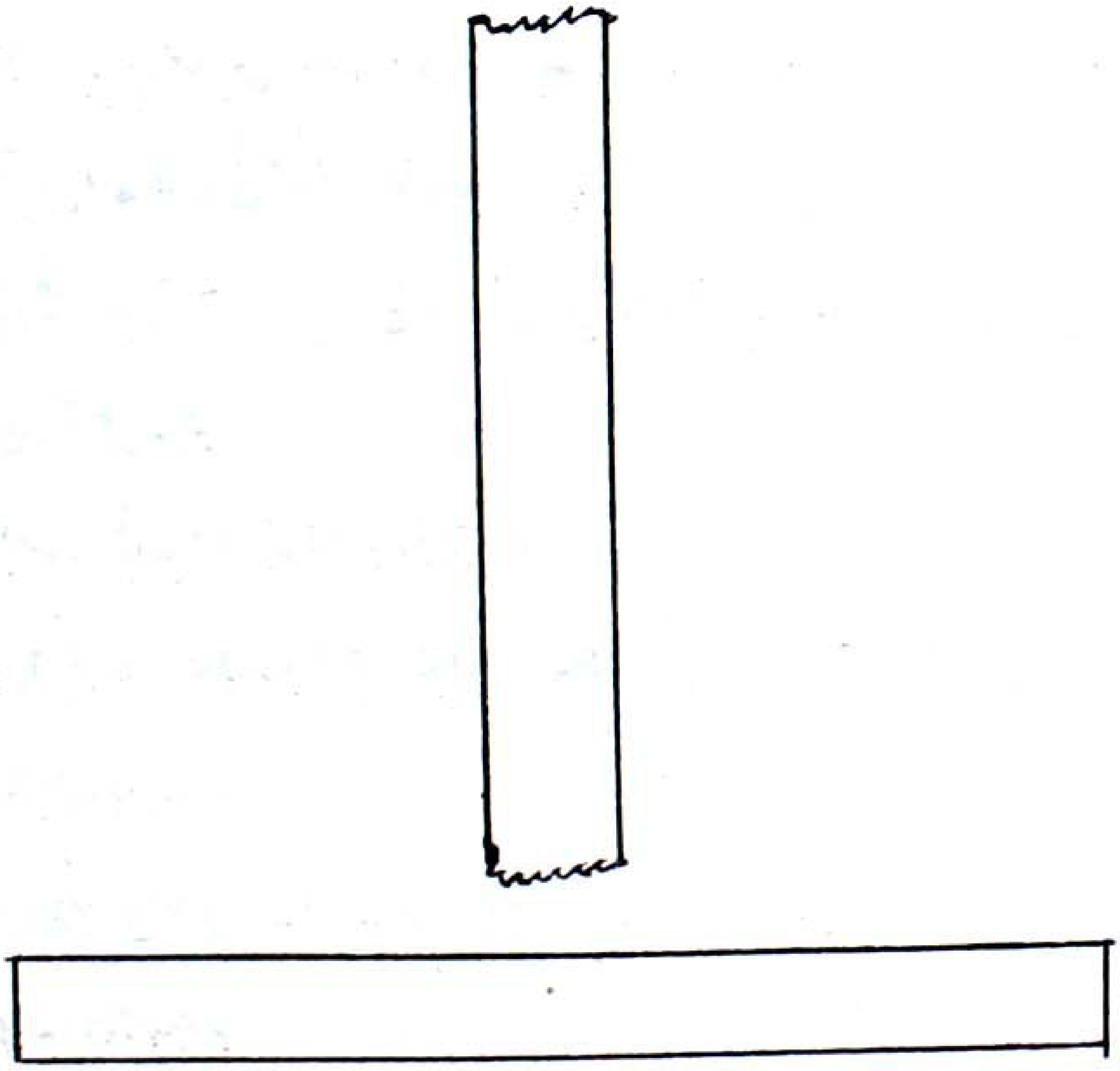

Marfat.com

Marfat.com

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر کے
اغراض ومقاصد

- امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ کی ہمہ جہت عبقری شخصیت اور ان کے تجدیدی کارناموں کی مختلف زبانوں میں نشر واشاعت کرنا۔
- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے خلاف اعدائے عدل وانصاف و دیانت کے پھیلائے ہوئے غبار کو دور کر کے حقیقی تصویر اسلامیان عالم کے سامنے واضح کرنا۔
- شخصیت اعلیٰ حضرت کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے والوں کو تحقیقی مواد فراہم کرنا۔
- امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شخصیت پر جدید محققین کے رقم کردہ مقالہ جات کی اشاعت کرنا۔
- امام عشق ومحبت احمد رضا علیہ الرحمۃ کے تصور حُبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کر کے مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں رکھنا۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر

Marfat.com

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر کے
اغراض و مقاصد

- امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ کی ہمہ جہت عبقری شخصیت اور ان کے تجدیدی کارناموں کی مختلف زبانوں میں نشر واشاعت کرنا۔
- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے خلاف اعدائے عدل وانصاف و دیانت کے پھیلائے ہوئے غبار کو دور کر کے حقیقی تصویر اسلامیان عالم کے سامنے واضح کرنا۔
- شخصیت اعلیٰ حضرت کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے والوں کو تحقیقی مواد فراہم کرنا۔
- امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شخصیت پر جدید محققین کے رقم کردہ مقالہ جات کی اشاعت کرنا۔
- امام عشق ومحبت احمد رضا علیہ الرحمۃ کے تصور حُب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کر کے مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں رکھنا۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر

Marfat.com